

۲- شرح : کہا میں صید ہوں اس کا کہ جس کے دام گیسویں
 واپس آیا تو مجھے ایک
 پرنده دکھائی دیا، جو
 زخمی تھا اور اس کے
 پٹر بندھے ہوئے تھے۔
 وہ باغ کی دیوار سے،
 دیوانہ وار سرپٹک رہا
 تھا۔

۳- شرح : کہ جل کر ہو گیا یوں خاک مری آہ سوزاں سے
 میں نے اس سے پوچھا کہ اوگنام پرنده ! تجھ پر کیا گزری؟ تجھے کس جان لیوا سنگر
 سے کام پڑ گیا؟

۴- شرح : میری بات سنتے ہی وہ پہلے تو کھلکھلا کر ہنسا۔ پھر مجھے
 پہچان لیا تو اتنا رو دیا کہ پلکوں کے دامن سے خون کی ندی بہ نکلی۔

۵- شرح : پھر کہا : میں اُس ظلم کا شکار ہوں، جس کی زلفوں کے جال
 میں باغ رضواں (بہشت) کے پرنده آ کر پھنسا کرتے ہیں۔

۶- شرح : مجھے صبح و شام اُسی کی زلف اور چہرے کا تصور بندھا رہتا
 ہے، نہ مجھے کفر سے کوئی غرض اور نہ ایمان سے کچھ کام۔

۷- شرح : جب میں نے ذرا توجہ سے دیکھا تو وہ میرا ہی طائرِ دل
 تھا، جو میری شعلوں بھری آہ سے جل کر اکھ ہو گیا تھا۔

(۸)

۱- شرح : کیا ان دنوں بسر ہو ہماری فراغ میں
 آج کل ہمارے لیے
 کچھ تفرقہ رہا نہ دل و درد و داغ میں
 فراغت، آرام اور